ہفت روزہ

المنبر

لائل پور

وہ جس کے حوصلہ ... سجتی تھی
اُسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

مدیر مسئول
عبدالرحیم اشرف

کیا وزیر خزانہ بتا سکتے ہیں کہ جب تمام دنیا کے مسلمان کفر کا فتویٰ صادر کر چکے ہیں اور ان کو مسلمان تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں تو ان کی اپنی رائے کیا ہے؟

"جناب والا! یہ مسئلہ اظہار رائے کا نہیں!" ـــ وزیر خزانہ کا جواب

قادیانیوں کو زرِ مبادلہ دینے پر قومی اسمبلی میں اہم سوال و جواب

قادیانیوں کے متعلق ابھی تو کچھ کہنے کی اجازت نہیں، ممبران قومی اسمبلی نے اس ہفتے اہم سوالات، ارباب اختیار سے کئے۔ اور ان سوالات میں سے ایک آدھ کا جواب بھی، اِدھر اُدھر کی باتوں کی طرف سے دیا گیا۔ سرکاری اخبارات نے ان سوالات کو درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ "نوائے وقت" کا خبری شکریہ کے ساتھ ہم من وعن اور بلا تبصرہ شائع کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

راولپنڈی، قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات کے دوران غیر ممالک میں کام کرنے والی اشاعت اسلام کی انجمنوں کو زرمبادلہ مہیا کرنے کے مسئلہ پر کافی گرما گرم بحث ہوئی۔ وزیر خزانہ مسٹر این ایم عقیلی نے مسٹر نورالاسلام چودھری کے ایک سوال پر ۱۹۶۴ء سے مئی ۱۹۶۷ء تک مختلف مذہبی انجمنوں کو دئیے جانے والے زرمبادلہ کی تفصیل پیش کی۔ ایوان کو بتایا گیا کہ انجمن احمدیہ تحریک جدید کو ۱۹۶۴ء میں ستر ہزار روپے کا زرمبادلہ دیا گیا جبکہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کو ۶۱۰ روپے ... زرمبادلہ ملا۔ وزیر خزانہ نے ایوان کو بتایا کہ ۶۴-۱۹۶۳ء کے دوران انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کو افریقی ممالک میں تبلیغی مقاصد کے لئے ستر ہزار روپیہ دیا گیا جبکہ انجمن احمدیہ تحریک جدید کو ۱۹۶۳ء میں اسی قدر رقم دی گئی۔ تحریک جدید کو ۱۹۶۵ء میں ایک لاکھ انتالیس ہزار روپیہ اور ۶۷-۱۹۶۶ء میں ایک لاکھ چودہ ہزار ... روپیہ ملا۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ مسٹر نورالاسلام سکیدار نے مسٹر حسن اے شیخ کے اس ضمنی سوال کا جواب اثبات میں دیا کہ آیا آپ احمدیہ انجمنوں کی سرگرمیوں کو اشاعت اسلام خیال کرتے ہیں۔ مسٹر حسن اے شیخ نے استفسار کیا ہے کہ کیا یہی اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے جہاں احمدیت کی تبلیغ کے لئے کھلم کھلا اجازت دی جاتی ہے۔ اس پر مسٹر سکیدار نے جواب دیا کہ وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔

شاہ عزیز الرحمان نے دریافت کیا۔ آیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت سعودی عرب جہاں خانہ کعبہ واقع ہے نے اپنی حدود میں احمدیوں کا داخلہ اس بنا پر بند کر دیا ہے کہ وہ صحیح مسلمان نہیں ہیں۔ اس پر مسٹر سکیدار نے جواب دیا کہ اس کا میری ڈیوٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چودھری محمد اقبال نے سوال کیا آیا حکومت جانتی ہے کہ افریقی ممالک میں تبلیغ کے کافی مواقع موجود ہیں اور کیا حکومت اس مقصد کے لئے بہم کرنے پر زیادہ مذہبی اداروں کو زرمبادلہ کی صورت میں سہولت وغیرہ دینے کے لئے تیار ہے۔ مسٹر نورالاسلام سکیدار نے کہا کہ اگر درخواست دی جائے تو اس پر غور کیا جائے گا۔

بریگیڈیئر محمد عباس عباسی۔ ان تنظیموں کو متعین کرنے کے لئے کیا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے اور کیا حکومت نے اس سلسلہ میں پاکستانی سفارتوں سے بھی مشورہ کیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری۔ اس سوال کے لئے نوٹس کی ضرورت ہے۔

مولانا عبدالحفیظ محسن الدین۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ کا یہ ارشاد ہے کہ انجمن احمدیہ تحریک جدید اور انجمن احمدیہ اشاعت اسلام مسلمانوں کی تنظیمیں ہیں کیا وزیر خزانہ ایوان کی اطلاع کے لئے بتا سکتے ہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق ان کی اپنی کیا رائے ہے جب کہ تمام دنیا کے مسلمان کفر کا فتویٰ صادر کر چکے ہیں اور مسلمان ان کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا یہ مسئلہ اظہار رائے کا نہیں۔

مولانا عبدالحفیظ محسن الدین۔ جب ان کا شمار مسلمانوں کے کسی فرقہ میں نہیں ہوتا تو ان کی امداد کرنے کی کیا وجہ ہے۔ اس پر وزیر خزانہ یا پارلیمانی سیکرٹری نے کوئی جواب نہ دیا۔

سپیکر۔ یہ سوال جواب کا محتاج نہیں ہے۔

مسٹر محمد ظفر۔ جناب والا حقیقت ہے کہ مسلمانوں کے دو فرقوں میں اختلافات کے باوجود تحریک احمدیہ نے مخصوص انداز میں اسلام کی تبلیغ

زرِ سالانہ

سالانہ ۱۲ روپے
ششماہی ۶ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۳ - شمارہ ۱۰

۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ
۸ جون ۱۹۶۸ء

بیرون ممالک سے ... روپے ششماہی ... روپے
... دفتر الفرقان ...
... ریس لائل پور

★

گلزارِ صحافت کا خزاں رسیدہ خطہ۔ علاقائی صحافت!

کونسل آف ایڈیٹرز ملتان کی طرف سے ڈائریکٹر اطلاعات ملتان ریجن سید اشتیاق حسین اظہر کی خدمت میں سپاسنامہ

گزشتہ دنوں کونسل آف ایڈیٹرز ملتان ریجن کی طرف سے ڈائریکٹر اطلاعات ملتان ریجن مسٹر اشتیاق حسین اظہر کے اعزاز میں عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر صدر کونسل آف ایڈیٹرز ملتان ریجن جناب ... کے وزانی ایڈیٹر ہفت روزہ سیر و سفر ملتان نے جو سپاسنامہ پڑھا ہم اس کی افادیت کے پیش نظر اسے صفحات میں شائع کر رہے ہیں۔

گرامی قدر و معزز حاضرین!

دوستو! میں نے تکلفاً "معزز حاضرین" کہہ کر آپ کو پکارا ہے، ورنہ آپ کو بھی اچھی طرح علم ہے کہ آج کی اس محفل میں آپ سب حضرات میزبان ہیں، اور اظہر صاحب ہمارے اکلوتے مہمان ہیں۔ آج میں یہاں جو کچھ بھی عرض کروں گا وہ درحقیقت وہی باتیں ہوں گی جو ہم اکثر آپس میں مل بیٹھ کر کیا کرتے ہیں۔ میرا مقصد چونکہ جرائد کی دکھ بھری داستان اور علاقائی صحافت کی خانہ ویرانی کا تذکرہ ہے اس لئے میرا روئے سخن تمام تر جناب اظہر صاحب کی طرف ہوگا۔ جو ہمارے ریجن کے ڈائریکٹر اطلاعات بھی ہیں۔ اور حکومت مغربی پاکستان کے چشم و گوش بھی ہیں۔ اس لئے مجھے قوی امید ہے کہ آج کی صحبت میں ان کے روبرو ہماری جتنی باتیں ہوں گی وہ انہیں حکومت تک پہنچانے کا یہ ناخوشگوار فریضہ ضرور سرانجام دیں گے۔

جناب والا! اس تمہید کے بعد میں سب سے پہلے کونسل آف ایڈیٹرز ملتان ریجن کی طرف سے آپ کی ترقی عہدہ پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے ملتان میں آپ کے ورود مسعود پر انتہائی خلوص کے ساتھ خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب والا! ہمیں اچھی طرح علم ہے کہ آپ کی محکمہ اطلاعات سے بڑی پرانی وابستگی ہے اور آپ رموز صحافت، کاروبار، اطلاعات سے بخوبی واقف ہیں۔ اسی لئے اس موقع پر کونسل آف ایڈیٹرز ملتان ریجن کا رسمی تعارف کچھ ضروری نہیں کیونکہ آپ "مدیران جرائد" اور علاقائی صحافت سے بخوبی واقف ہیں۔

جناب والا! صحافت اطلاعات کی سدا بہار گلزار رہی ہے تاہم مجھے انتہائی دکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس گلزار کا وہ گوشہ جسے "قومی پریس" کہتے ہیں، محکمہ اطلاعات کی خصوصی نوازشات کی بے انتہا آبیاری سے انتہائی سرسبز و شاداب ہو کر آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ مگر اس کے برعکس گلزار صحافت کا وہ خزاں رسیدہ خطہ جسے عرف عام میں "علاقائی صحافت" کہتے ہیں۔ اطلاعات کے ناخداؤں کے تغافل کے سبب بوند بوند کو ترس گیا ہے اور اس کی ساری ہریالی اجڑ کر جل رہی ہے۔ کچھ پودے تو بالکل جل کر خاک ہو چکے ہیں۔

سخت جان صورت حیات کی کشمکش میں گرفتار ہیں اور کچھ دم کے مہمان ہیں۔ چنانچہ اس صورت حال کے پیش نظر گزشتہ سال ماہ اکتوبر میں علاقائی صحافیوں کی ایک شاندار ریجنل کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں ملتان ریجن کے چیدہ چیدہ صحافیوں نے خطاب کیا تھا اور آخر میں متفقہ طور پر حسب ذیل قراردادیں پاس ہوئی تھیں۔

اے بی سی سرٹیفکیٹ

۱۔ علاقائی اخبارات کو اے بی سی کے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی پابندی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے کیونکہ جس قسم کے حسابات اے بی سی والے مانگتے ہیں وہ ان علاقائی اخبار نویسوں کے بس کا روگ نہیں۔

اشتہارات

۲۔ علاقائی اخبارات کے لئے اشتہارات کا باقاعدہ کوٹہ مقرر کیا جائے جو کم سے کم کل سرکاری اشتہارات کا پچاس فیصد ہو۔

۳۔ مدیران جرائد کو ایکریڈیٹیشن کارڈ جاری کئے جائیں کیونکہ وہ نہ صرف ادارت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں بلکہ اپنے اخبارات کے لئے نامہ نگاروں اور خبروں کی فراہمی بھی خود کیا کرتے ہیں۔

۴۔ علاقائی صحافیوں کے لئے ہر قسم کی سرکاری پریس کانفرنس میں شرکت لازمی قرار دی جائے۔

وفود

۵۔ اندرون و بیرون ملک اخبار نویسوں کے وفود میں علاقائی صحافیوں کو بھی لیا جائے۔

مراعات

۶۔ وہ تمام سرکاری مراعات جو قومی پریس کو حاصل ہیں وہی مراعات علاقائی صحافیوں کو بھی دی جائیں۔

یہ سب قراردادیں اور پوری روئیداد کانفرنس ایک کتابچہ کی صورت میں محکمہ اطلاعات کے تمام افسران کو بھجوائی گئی تھیں۔ اسی کانفرنس میں ہمارے سابق ڈائریکٹر اطلاعات جناب بروہی صاحب نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی تھی اور ہمارے حالات سننے کے بعد اپنے مقدور بھر تعاون کا یقین دلایا تھا۔ آج بروہی صاحب ہمارے درمیان موجود نہیں مگر یہاں ان کا ذکر خیر خوشامد کی غرض سے نہیں کر رہا کیونکہ وہ تبدیل ہو گئے ہیں اس لئے میں انتہائی دیانت داری کا اور پوری خلوص کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کا جو وعدہ فرمایا تھا اس کو پورا پورا نبھایا۔ انہیں ہماری زبوں حالی کا اور خانہ ویرانی کا پورا احساس تھا چنانچہ انہوں نے ہماری قراردادیں حکومت تک پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی بلکہ جہاں تک میرے ذاتی علم کا تعلق ہے انہوں نے محکمہ اطلاعات کی ایک چوٹی کی کانفرنس میں تن تنہا ہمارا مقدمہ اس طرح لڑا کہ شاید کوئی اپنی ذاتی ترقی کے لئے بھی ایسا جھگڑا مول لے۔ مگر مجھے انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری ان قراردادوں، درخواستوں، چیخوں اور فریادوں اور بروہی صاحب کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود حکومت کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ اور ہمارے تمام مطالبات حسب سابق ردی کی ٹوکری میں پھینک دئے گئے۔ چنانچہ ہمارے دل اس خزاں رسیدہ علامت پر پہلے سے بہت زیادہ مجروح ہو چکے ہیں اور اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں یہ کہوں گا کہ اب ہمارے زخموں پر نمک پاشی بھی شروع ہو چکی ہے جس کی میں کئی مثالیں دے سکتا ہوں مگر تنگی وقت کے پیش نظر صرف ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں۔

سرگودھا ملتان ریجن میں واقع ہے۔ ابھی چند روز پیشتر وہاں ہماری قابل فخر ہوائی فوج کا ایک نہایت شاندار مظاہرہ ہوا جس کو دیکھنے سے محروم رکھا گیا تو وہ ملتان ریجن کے صحافی تھے۔

ہمارا قصور کیا ہے؟

جناب والا! ہم آج تک بڑے غور و خوض کرنے کے بعد بھی یہ بات جاننے سے قاصر رہے ہیں کہ آخر ہمارا قصور کیا ہے؟ اس سلسلے میں ہم نے اپنے خلاف ایک چارج شیٹ مرتب کی ہے جس کے جواب کے لئے ہم اپنی حکومت کے منتظر رہیں گے۔

۱۔ کیا علاقائی اخبارات کے مدیران اس ملک کے باشندے نہیں؟
۲۔ کیا علاقائی اخبارات کے مدیران محب وطن نہیں؟
۳۔ کیا علاقائی صحافت دنیا کا مانا ہوا ادارہ نہیں؟
۴۔ کیا ہم حکومت کی خبریں، اعلانات، تعمیر اور ترقی کے کارنامے شائع نہیں کرتے؟
۵۔ کیا حکومت کے کارناموں کی پبلسٹی نہیں کرتے؟
۶۔ کیا ہم حکومت کو شہریوں اور ملک کی صحیح صورت حال سے باخبر نہیں کرتے؟
۷۔ کیا ہمارے لئے عدل و انصاف کے دروازے بند ہیں؟
۸۔ کیا ہم کسی معقول جواب کے مستحق نہیں؟
۹۔ کیا ہم اہل قلم نہیں؟
۱۰۔ کیا ہمارا کوئی حلقۂ قارئین نہیں؟
۱۱۔ کیا ہم پریس ایکٹ کی پابندیوں کا پورا احترام نہیں کرتے؟
۱۲۔ کیا ہم پر ملک دشمن سرگرمیوں کا الزام ہے؟

زندگی نہیں تو موت؟

جناب والا! اگر ہمارے ان سوالات کا جواب نفی میں ہے تو میں پوری دل سوزی کے ساتھ آپ کے توسط سے حکومت سے

باقی صفحہ ... پر

ہفت روزہ

لائل پور

حج کی اجازت اور حکومت

وزیر مذہبی امور نے قومی اسمبلی میں فرمایا ہے کہ حج کو دوسرے ملکوں کی ترغیب دینے کے طور پر سامنے نہیں آنا چاہئے۔ تاہم اگر کوئی عمرہ اور منصوبہ فریضہ حج ادا کرنے سے رکا تو حکومت اس پر غور کرے گی۔

ہم نہایت ادب سے گزارش کریں گے کہ زرمبادلہ کی کمی کا حل ہونا چاہئے۔ قومی زندگی کی سب سے بڑی ضرورت ہے اور اس سے بڑا غیر یقینی مسئلہ ہے۔ اور جہاں کی ترقی کے پیچھے صحیح منصوبہ بندی ہو اور ملک کے معاشی اور داخلی تقاضوں کو نظر انداز کرنے کی روایات کی تحریک بھی کے باعث نہیں۔

ہم گزارش کریں گے کہ

حج ایک دینی فریضہ اور سعادت ہے جسے قوم معاشی اور سیاسی مفادات سے الگ ہو کر حکومت اور اس کے لئے آسانیاں بہم پہنچانا ہر اس حکومت پر فرض ہے جس کی حیثیت سے عائد ہے، جس کے ارکان اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے اور مسلمان کی حیثیت سے سرکاری مناصب حاصل کرتے ہیں اور اس باب میں پہلی اور دوسری بار حج کی کوئی پابندی عائد نہیں ہونی چاہئے۔

سیاسی، بین الاقوامی اور دینی نقطہ نظر سے ہم عرض کریں گے کہ حج سے بہتر پاکستان کی نمائندگی اور اشاعت کا کوئی ذریعہ مسلم ممالک اور مسلم عوام و خواص سے ربط و تعلق کی کوئی بھی بہتر صورت ممکن نہیں۔ اس عظیم تر بین الاسلامی اجتماع میں جتنے باشعور پاکستانی شریک ہوں گے، اسی قدر ہمارے تعلقات مسلم ممالک اور مسلم معاشرے سے وسیع ہوں گے۔ اور یہی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ کروڑوں روپے نشر و اشاعت پر صرف کرنے سے وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے جو بیت اللہ کے حج میں پاکستانی مسلمانوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کی شرکت سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

ہمارے حکمرانوں کو اسلامی احکام، سیاسی فوائد اور بین الاسلامی روابط سب کے ساتھ ساتھ روز محشر کے مسئول فریضہ حج سے محروم رہنے والے ہزاروں مسلمانوں کے مستحق ہونے کی جوابدہی کے پیش نظر حج کو تمام پابندیوں سے آزاد کر دینا چاہئے اور جیسا کہ جنگ عظیم دوم سے قبل، انگریز کے زمانے میں حج کا جو آزادانہ دور تھا وہ آزادی اب بحال ہونا چاہئے۔

شراب کی کمائی چھ کروڑ روپے
حلال یا حرام؟

مغربی پاکستان اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے تین برسوں میں باہر سے برآمد ہونے اور ملک میں تیار ہونے والی شراب پر ایکسائز ڈیوٹی سے چھ کروڑ روپے حاصل ہوئے۔

ایک سوال کے جواب میں وزیر آبکاری نے فرمایا کہ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ شراب حرام ہے۔ اس ضمن میں حاجی عطا محمد اور قائد حزب مخالف مسٹر سعید احمد کرمانی کے مابین حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

خیرپور سے آزاد ممبر حاجی عطا محمد نون نے پوچھا کہ کیا اسمبلی کے ممبروں کے الاؤنس اسی آمدنی میں سے دئے جاتے ہیں۔ مسٹر کرمانی نے اثبات میں جواب دیا تو مسٹر نون نے پوچھا کیا یہ حرام نہیں ہے۔ کیا وزراء کو بھی اسی آمدنی میں سے تنخواہ دی جاتی ہے۔ مسٹر کرمانی نے کہا کہ ہر شخص کو اسی فنڈ میں سے تنخواہ ملتی ہے کیونکہ یہ آمدنی عام خزانہ میں چلی جاتی ہے اور تمام تنخواہیں وہیں سے دی جاتی ہیں۔ مسلسل سوالات کے جواب میں وزیر موصوف نے بتایا کہ وہ شراب کو یقیناً حرام سمجھتے ہیں۔ اس سے بھی مسٹر نون مطمئن نہیں ہوئے اور کہا یہ بات باعث شرم ہے کہ اسلامی مملکت پاکستان میں شراب کھلے عام فروخت ہو رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا کیا حکومت نے اس مسئلہ پر اسلامی مشاورتی کونسل سے مشورہ لیا ہے۔ بہرحال یہ معاملہ یہیں ختم ہو گیا۔

اس رو داد کے بعد ہم صرف اسی قدر عرض کریں گے کہ سب سے پہلے عوام کے کرام کو ایک دن خدائے قہار کے حضور بھی متعدد سوالات کا جواب دینا ہوگا۔ اس کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے۔

ہفت روزہ اور ضلعی اخبارات کے مسائل

اخبار روزنامہ ہو تو اس کو سب سے بڑا کام اپنے ملک اور دنیا کے حالات کی خبریں کر دینا، اپنے قارئین کے سامنے پیش کرنا اور ان مسائل پر غور و فکر کے لئے راستہ تجویز کرنا ہے۔ بالفاظ دیگر خبر رسانی اور رہنمائی اس کی دو گونہ غرض ہو۔ اس روزنامے پسندیدہ ہوتے ہیں جو ذاتی شہرت و منفعت کے جذبے سے نہیں بلکہ قومی سطح پر مسائل کو حل کرنے اور ادائیگی فرض کے جذبے سے جاری کیا جائے۔

ہفت روزہ اخبارات اور ماہوار جرائد کا دائرہ روزناموں سے قدرے محدود ہے ان کے ذمہ خبروں کی فراہمی نہیں ہے اور ان کا دائرہ کار اظہار رائے اور فکری رہنمائی کے ساتھ ساتھ فکری، علمی، سیاسی، ادبی اور اقتصادی وغیرہ شعبوں کی معلومات مہیا کرنے تک وسیع ہے۔

اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو روزناموں کے فرائض کی اہمیت کو کما حقہ تسلیم کرنے کے باوجود یہ کہے بغیر چارہ نہیں کہ صحت مند صحافت میں ہفت روزہ اخبارات اور ماہوار جرائد کی ذمہ داری روزناموں سے زیادہ ہے اور ان کے پیش نظر فکری اہمیت، خبروں کی فراہمی سے قدرے زیادہ ہی ہے، کم نہیں ہے۔

اس نقطہ نظر سے اخبار روزنامہ ہو یا ہفت روزہ، ان دونوں کے لئے صحافت، حریت فکر، دیانت و امانت اور دینی، سیاسی، ملی اور ملکی بہبود کو ذاتی منفعت پر مقدم رکھنا لازمی ہے اور جو اخبارات ان صلاحیتوں سے محروم ہوں وہ مفید ہونے کے بجائے مضر ہیں۔

اخبارات کے بے لوث اور آزاد ہونے کا تقاضا ہے کہ وہ کسی بھی ادارے کے زیر منت نہ ہوں۔ اس اعتبار سے ہماری رائے یہ ہے کہ اخبارات، اشتہارات کی غلامی سے آزاد ہونے چاہئیں ۔۔۔ لیکن دور حاضر میں یہ ممکن نہیں رہا۔ ایک تو دنیا بھر کے ملکوں کی طرح پاکستان میں بھی ہر حکومت نے اخبارات کو اشتہارات کی فراہمی ایک معمول کے طور پر قبول کی ہے جس سے پاکستانی اخبارات کی سرپرستی کو لطف ہے۔ حکومت اخبارات کی سرپرستی کو عوامی خزانے پر بوجھ سمجھتی ہے، بالفاظ دیگر حکومت کے تصور عمل حقوق کی بجا بجائے یہ ذریعہ

ایک مستقل سرکاری خزانے پر بوجھ بن جاتا ہے اور ہر اخبار کو سرکاری حلقوں سے اتنے اشتہارات ملنے چاہئیں جن سے وہ معاشی نظریئے یکسانیت کی ضروریات کو پورا کر سکے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اخبارات کی قیمت "کم سے کم نفع" کے اصول پر نہیں بلکہ "خسارے" کی بنیاد پر طے ہوتی ہے۔ لاگت اگر ایک اخبار کی آٹھ آنے ہے تو مارکیٹ میں وہ اخبار پانچ پیسے کو فروخت ہوتا ہے اور یہاں تک کہ ایجنٹ، اخبار کے مالک کو صرف سترہ پیسے وصول ہوتے ہیں اور یہ خسارہ پورا ہوتا ہے اشتہارات سے جن کا بیشتر حصہ حکومت کے اشتہارات سے پورا ہوتا ہے اور بقیہ کاروباری اداروں سے۔

اگر قوم بیدار ہو، دینی، اخلاقی اور سیاسی شعور پختہ ہو تو حکومت اشتہارات کی اخبارات کی ذہنی غلامی کا ذریعہ نہیں بن سکے گی لیکن اگر ایسا نہ ہو تو اشتہارات ضمیر کے خریدنے کا ذریعہ ہوں گے۔

ہمارا سو تقاضہ یہ ہے کہ دینی و اخلاقی اور دیانت رکھنے والی حکومت کو اشتہارات کے ذریعہ اخبارات کے ضمیر خریدنے سے اجتناب کرنا چاہیے اور یہ کسی بھی اخلاقی مقصد کے لئے خود حکمرانوں کے اپنے مفاد کے لئے بھی ضروری ہے۔ ایسے اخبارات جو سرکاری اشتہارات کے عوض اپنے ضمیر کا سودا کر لیتے ہیں اور ہر امر شب ٹھیک ہے اور "معذور ہیں" کا نعرہ لگانے کی صدا بلند کرتے رہتے ہیں۔ وہ حکومت کو ان کے اس غلط طرز عمل سے جب اچانک نقصان پہنچتا ہے تو ایسے اخبارات صاحب اقتدار کا بتا ہی کا موجب بنا کرتے ہیں جن کے نتیجے سے عوامی نفرت کا لاوا پھوٹ پڑتا ہے اور ان کے سب ٹھیک ہے کے نعرے خوشامد کے اندر سے "انقلاب زندہ باد" کی صدا کے روپ میں ابھرا کرتی ہے۔

بات تفصیل طلب ہے۔ اسے سمیٹنے کے لئے ہم عرض کریں گے کہ اس وقت اخبارات کے مسائل کو حل کرنے کے لئے جس بنجھ پر ان کو اور سے سوچا جا رہا ہے وہ نامناسب بھی ہے اور غلط اندیشانہ بھی۔ اس وقت تمام تر توجہ بڑے اخبارات کو حاصل ہے۔ صدر مملکت کی خصوصی پبلسٹی کا افسر جس سے بیرونی دوروں تک، اشتہارات کی تقسیم سے اظہار خیال سے تقرریوں تک، توجہ و التفات صرف چند اخبارات کو دیا۔

ابھی اس ہفتہ قومی اسمبلی میں بتایا گیا کہ جولائی ۱۹ سے اپریل ۶۹ تک دوسری ۱۰

کو دیئے ہیں:

- پاکستان ٹائمز کو تین لاکھ ستاسی ہزار نو سو بارہ روپے
- ڈان کو دو لاکھ باون ہزار چار سو تیس روپے
- مارننگ نیوز کو دو لاکھ ۴۷ ہزار چار سو چھیانوے روپے
- جنگ کو دو لاکھ ۵۶ ہزار نو سو
- مشرق کو ۱۷ لاکھ گیارہ ہزار نو سو اکسٹھ روپے

کے اشتہارات دیئے گئے۔ اس بھاری بھرکم اعداد و شمار سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اخبارات کو سرکاری خزانے سے کیا کچھ مل رہا ہے، بالخصوص ان اخبارات کو جو عوام میں نیم سرکاری شمار ہوتے ہیں۔ اور جو سرکاری پالیسی سے جزوی اختلاف کرنے والے تو حق گوئی کا کردار ادا کرتے وقت، کو ان اشتہارات سے محروم کرنے کی تحقیقات کا اعلان فرمایا ہے اس سلسلہ میں ہم کچھ عرض کرنا مناسب خیال نہیں کرتے۔

لیکن جہاں تک جمعیت روزنامہ اخبارات بالخصوص الخیر کا تعلق ہے ہم یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ان سے ارباب اختیار کا سلوک بے رحمانہ ہے، پولیس کا نفرنسوں میں شرکت کی دعوت، ملاقات، دیہی علاقوں میں اشتہارات کا اجراء، پولیس، کوئٹہ اور دوسری ضروریات کے لئے اشتہارات، ان تمام امور میں ان اخبارات و رسائل کو محروم رکھنا ترجیحی پالیسی ناانصافی ہے۔

ان حالات میں ہم اس کے سوا کچھ نہیں کر سکتے کہ ایک ایسا غیر عادلانہ طریق کار ہے جسے جلد از جلد ختم ہونا چاہیے۔ اور اس ظلم ناروا کی تلافی بھی ہونی چاہیے۔

ملی غیرت اور ادویات کی درآمد

"قومی غیرت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہم اپنے ملک میں پیدا ہونے والی جڑی بوٹیوں سے استفادہ کریں۔ تاکہ ایلوپیتھی ادویات کی درآمد کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو۔ اور ہم زیادہ سے زیادہ زر مبادلہ بچا سکیں۔" ان خیالات کا اظہار مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف نے "اشرف اکیڈیمی" کے تحت منعقد ہونے والی مجلس مذاکرہ میں کیا۔ اس مذاکرہ میں حکیم یوسف حسن صاحب، حکیم عبدالقدیم (نقاش نقطہ ۔۔۔)، سابق پرنسپل طبیہ کالج علی گڑھ یونیورسٹی اور بشیر حسین جعفری ایم اے نے طب اسلامی میں ریسرچ کے مختلف موضوعات پر تحقیقی ازنکات مقالات پیش کئے۔

گزشتہ تقریباً آٹھ ماہ سے اشرف اکیڈیمی کے تحت ہر ماہ کے پہلے اتوار کو ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوتی ہے جس میں ملک بھر کے نمایاں اہل علم حضرات اور اطباء تشریف لاتے ہیں۔ اشرف اکیڈیمی کی یہ مجلس مذاکرہ علمی ریسرچ کی طرف بڑھتا ہوا قدم ہے۔ جلسہ مشاورتی بورڈ کے دور ۔۔۔ اجلاس میں سینکڑوں مایوس مریض دور دراز سے علاج کے لئے آتے ہیں جن میں اکثریت سرطان، تپ دق، بلڈ پریشر، جنون، جنسی امراض اور امراض قلب کے مریضوں کی تھی۔ ایک خاص قابل ذکر مریض ایک گونگا بچہ تھا، جو پچھلے ماہ کے اجلاس میں علاج کے لئے لایا گیا تھا۔ اور اب جو آیا تو وہ صد فیصد الفاظ ادا کر رہا تھا۔ اور دو کیس انشعیص ہی ہیں کہ پچھلے دو اجلاس میں ایک کینسر کا مریض تھا۔ اسی مریض کا علاج کیا گیا تھا جس سے اسے خاصا فائدہ پہنچا۔ پنجاب یونیورسٹی کا ایک سرطان کا مریض جو پچھلے ملتان و ریسرچ کے سامنے آئی تھی۔ جہاں نہایت افسوسناک حالت میں تھی لیکن مشاورتی بورڈ کے علاج کے بعد اس مرتبہ وہ مریضہ خوش و خرم اور خاصی صحت مند تھی۔ متعدد ایسے مریض بھی آئے جو اینٹی بائیوٹکس ادویات کے کثرت استعمال سے متعدد عوارض کا شکار ہو چکے تھے۔ ۲۰ فی فاونڈیشن کے غلط ادویہ جیسی علاج کے سبب لیبل مرض دماغی اور عصبی امراض میں مبتلا ہو کر بورڈ کے سامنے پیش ہوئے۔

یہ بات باعث اطمینان ہے کہ بورڈ کے مشوروں سے علاج کرنے والے مریض رو بصحت پائے گئے۔

داعیان الحق

اسلام کا فلسفۂ جنگ

(آخری قسط)

۸۔ اجتماعی اور سیاسی تربیت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوجی تربیت کے علاوہ مختلف قبیلوں اور گروہوں کے تمام اختلافات دور کرنے کے بعد ان کے معیار زندگی کو اونچا کر دیا۔ حقوق و فرائض کا ایسا ضابطہ مرتب فرمایا کہ اتحاد و اتفاق کا نیا دور شروع ہو گیا۔ امن و امان کی فضا سے تجارت نے فروغ پایا اور معیشت کا نظام بلند ہوا۔

مدینہ منورہ دنیا میں ایک شہری اور معاشرتی نظام کا نمونہ تھا کہ فوج کی غیر حاضری سپاہیوں کے کاروبار اور ان کے اہل و عیال کی معاشی ضروریات کے پورا ہونے پر کوئی اثر نہ ڈالتی۔

۹۔ سیاست خارجہ

فوجی اور شہری انتظامات کی تکمیل کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خارجی سیاست کا حربہ استعمال کیا۔ اور اہل مکہ کی تجارت کو ختم کرنے کے ذرائع عمل میں لائے گئے۔ چنانچہ قریش نے اس خطرہ کو محسوس کر کے ساحل کے متوازی راستہ اختیار کئے مگر وہاں پر چل کر منافع کی مقدار بہت کم ہو گئی۔ اور سامان خوراک بڑی دقت سے اور گراں قیمت پر ملنے لگا۔ اس سے انہوں نے جنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسے مقامات پر لڑنے کے لئے آمادہ کر لیا جو فن حرب و سپہ گری کے لحاظ سے مشرکین کی عسکری حرکت کے لئے سازگار نہ تھے اور یہی وجہ تھی جس کی بنا پر آپ نے کفار و مشرکین کے کئی گنا بڑے لشکروں کو شکست فاش دی۔ مشرکین کو جنگ میں ہزیمت بھی کرنا پڑی۔ اور بعد از شکست کا کڑوا گھونٹ بھی ہم نے پیا ہے۔

آج بھارت کو بھی قدرت کے غیر اہم ہاتھ نے اسی مجبوری سے دوچار کر دیا ہے۔ جارحانہ اقدام بھی کیا ہے اور بری طرح پٹ کر شکست بھی کھا چکا ہے۔ حضرت اس عہد کی ۔۔۔ سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمت اور تدبیر پر عمل پیرا ہونے پر ملت پاک تا قیامت محفوظ رہ سکتی ہے۔

(۴)

اندرونی استحکام

آج سب سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی ملی کوششوں میں یکجہتی، نظم و ضبط اور دینی اخوت کو اپنا لیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یثرب میں تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے مسجد نبوی تعمیر کی تاکہ سب مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر علانیہ نماز پڑھ سکیں۔ آپس میں تبادلہ افکار کر سکیں اور حضور کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہو سکیں۔ مسجد نبوی کے ہر منظر خطبات ہوتے تھے جن میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آزادی کے ساتھ کھل کر وحدانیت و رسالت کا اعلان کیا اور اجتماعی زندگی کی پوری شیرازہ بندی کا ہر سامان بہم پہنچایا۔ انصار و مہاجرین میں ایثار و اخوت اور مساوات و محبت کا ایسا رشتہ قائم کر دیا گویا وہ ایک سیسہ پلائی دیوار بن گئے۔

آپ نے اپنے اور جملہ متعلقین کے حقوق و فرائض کا تعین کر کے ان کو تحریری صورت میں محفوظ کر دیا۔ تاکہ بعد میں گڑبڑ کا احتمال نہ رہے۔

ہجرت (دعوتی مرکز کے قیام کی حکمت) کے دوسرے سال شعبان میں بیت المقدس کی بجائے کعبہ کو قبلہ بنایا گیا۔ یہ اس بات کا اعلان تھا کہ اسلام کا مرکز خانہ کعبہ ہے مگر یہ ایک جس دینی مقصد کے لئے کہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے اس کا اتمام اس وقت ہوا جب دعوتی مرکز مضبوط ہو گیا۔ کیونکہ اب ملت اسلامیہ اسی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے قابل تھی۔

قیام پاکستان کا اصل مقصد یہ تھا کہ ہم عصر حاضر کے اس مرکز اسلام سے از سر نو سنت نبوی کے احیاء کا سامان پیدا کریں۔ آج تک روز اول سے پاکستان میں بحالت کامل کئی کمشنر اور سفارتی عملہ اور اس کے عناصر متعلقات کا قانونی حق بھی مدینہ منورہ کو حرام قرار دینے کی ایک نئی صورت ہے۔ حرم کا اصول اسلام سے پہلے بھی رائج تھا اور نہ صرف عرب بلکہ یونانی اور ہندوستانی دیوتاؤں میں بھی اس پر عمل کیا جاتا تھا۔ جو اصول ہم نے بیان کئے ہیں سیاسی مقاصد ہی اس سے کہ ان مقامات سے متعلقین واتحاد کی کرائی ان سے منسوب ہوتی تھی جس کی وجہ سے وہاں کی ہر چیز مقدس سمجھی جاتی تھی۔ درخت، تعلیم و بہبود سے محفوظ رہتے تھے جانوروں کی ایذا رسانی اور شکار ممنوع ہوتا تھا وہ ہر

اسلامی تہذیب کا مفہوم

تحریر: ڈاکٹر میر ولی الدین - صدر شعبۂ فلسفہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد

جناب یونیورسٹی ہال لاہور میں بین الاقوامی مجلس مذاکرہ جو ۲۹ دسمبر ۱۹۵۷ء کو شروع ہو کر ۸ جنوری ۱۹۵۸ء کو ختم ہوئی تھی۔ اس میں پوری اسلامی دنیا کے نمائندے شریک ہوئے تھے۔ اس مجلس مذاکرہ میں نہایت بلند پایہ مقالات پڑھے گئے تھے۔ اصل مقالات انگریزی میں تھے ان کا ترجمہ "الاعتصام" میں شائع ہوا تھا۔ ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب کا مقالہ ہم الاعتصام کے شکریہ کے ساتھ قارئین المنبر کے لئے پیش کر رہے ہیں (ادارہ)

اسلامی تہذیب (کلچر) کے معنی یا مفہوم کی وضاحت سے قبل یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ "کلچر" کے لفظی معنی پر آپ کی توجہ مبذول کراؤں، اس ضمن میں اسلامی تہذیب کے تصورات پر بخوبی روشنی پڑے گی۔ جو سب جانتے ہیں کہ "کلچر" کا لفظ کاشتکاری (ایگریکلچر) کی قدیم ترین اصطلاح سے ماخوذ ہے اور "کلچر" کا بنیادی مفہوم بھی یہی ہے۔ انگریزی "کلچر" کا لغوی مفہوم ہے کھیتی باڑی، تخم ریزی یعنی کاشت یا تخم کی زیر زمین حفاظت، تاکہ تخم سے نکلنے والے نئے پودے بڑھیں، ان کے نشوونما کے لئے کھلی فضا میسر آ سکے، پھر پودوں کے اگنے کے بعد کاشت، روش و آبیاری کی جائے، ان کی حفاظت کی جائے، پانی دیا جائے، ان کے اطراف باڑ لگائی جائے تاکہ جانور انہیں نقصان نہ پہنچائیں، گھاس پھوس جو اگ آئے اسے نکال دیا جائے۔

پھولوں کی کاشت ہو یا ترکاریوں یا گیہوں اور چاول کی، اس کے لئے ضروری کاشت کا یہ طریقہ ہوتا ہے۔

زمین صاف ہو، عمدہ تخم ہو، پرورش تخم کے خاص طریقے ہوں۔ اس زندگی کا وہ ننھے ننھے بیجوں میں دستور ہے جو پودوں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ پھر ان ہی ننھے پودوں کو پانی فراہم کیا جائے تو وہ شگوفے نکالتے ہیں پھر وہی نال پر سیدھا کھڑا ہو جاتا اور کھیتی والوں کو خوش کرتا ہے۔ فاستغلظ فاستوی علی سوقه یعجب الزراع (۴۸ : ۲۹)

اسلامی کلچر کا مفہوم ان ہی اجزاء پر غور کرنے سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ داخلی ہونے کے علاوہ باطن ہوتا ہے۔ گل ہے وہ کثرت میں تبدیل نہیں ہوتا ہے لیکن جو باغ دل کی زمین سے اگتا ہے وہ لازوال ہوتا ہے یہی فرق ہے جو حقیقت میں ہے۔ کلچر میں یہ خاص اسلامی کلچر ہی ہے ؎

گلشنے کز گل دمد گردد تباہ
گلشنے کز دل دمد وا فرحتاہ (رومی)

اسلامی تہذیب (کلچر) کی زمین گل نہیں، دل ہے۔ قرآن کی زبان میں اس کو "قلب" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس لفظ کے دو معنی ہیں۔

ایک تو گوشت کا وہ لوتھڑا جو صنوبری شکل کا ہوتا ہے اور سینے کے بائیں طرف رکھا گیا ہے۔ اس کے اندر جو تجویف ہے اس تجویف میں خون ہے اور یہی روح کا منبع سمجھا جاتا ہے۔ اس سے ہمیں کچھ غرض نہیں، یہ اطباء کے لئے ضروری ہے۔ یہ دل حیوانات میں بھی موجود ہے بلکہ مردے کے جسم میں بھی ہوتا ہے۔

قلب کے دوسرے معنی بھی ہیں۔ اس معنی میں وہ ایک لطیفۂ ربانی روحانی ہے۔ اس لطیفہ کو قلب جسمانی سے تعلق یا لگاؤ ہوتا ہے۔ یہی لطیفۂ ربانی حقیقت انسان ہے۔ اس کو ادراک، علم و عرفان ہوتا ہے۔ یہی ہر خطاب کا مخاطب، عتاب کا معاتب، عقاب کا معاقب ہوتا ہے اور اس کا تعلق جسم عنصری سے ویسا ہی ہے جیسا عرض کا جسم سے، وصف کا موصوف سے، متمکن کا مکان سے۔ مستقل ادراک کا آئینہ ہے، اس قلب کے متعلق کہا گیا ہے ؎

ماہیت دو عالم کھاتی پھرے ہے غوطے
یک قطرۂ خوں یہ دل بھی طوفاں ہے ہمارا

اس لطیفۂ مدرکہ عالمہ کو بعض دفعہ نفس، روح، عقل کے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے مفہوم وہی ایک ہے، تعبیر مختلف۔

یہی قلب وہ زمین ہے جس میں تہذیب اسلامی کی تخم ریزی ہوتی ہے اس کو خس و خاشاک سے پاک و صاف کیا جاتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی اصلاح یا درستی سے سارا جسم درست ہو جاتا ہے یعنی سارے اعمال درست ہو جاتے ہیں اور اس کے بگڑنے سے سارا جسم بگڑ جاتا ہے اس مفہوم کو ترجمان حقیقت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ادا فرمایا تھا۔

ان فی الجسد لمضغة
اذا صلحت صلح الجسد کله
واذا فسدت فسد الجسد کله
الا وهی القلب (رواہ البخاری)

انسان کے جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ درست ہو جائے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے جان لو کہ وہ قلب ہے۔

اس نکتے کو زیادہ واضح کرتے ہوئے کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔

الانسان عیناه هاد واذناه قمع ولسانه ترجمان ویداه جناحان ورجلاه برید والقلب منه ملک فاذا طاب الملک طابت جنوده

انسان کی دو آنکھیں ہیں اس کی رہنما ہیں۔ اس کے دو کان (گویا) قیف ہیں اس کی زبان ترجمان ہے اور اس کے دو ہاتھ دو پر اور اس کے دو پیر قاصد اور اس کا دل بادشاہ ہے جب بادشاہ اچھا ہو تو اس کا لشکر بھی اچھا ہوتا ہے۔

عائشہ صدیقہؓ نے یہ سن کر کہا تھا۔ "هکذا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم"

قلب کو زمین میں یقین کی کھاد تمام خس و خاشاک سے اس کو پاک و صاف کر دیتی ہے۔ اس کو صالح یا طیب بنا دیتی ہے۔ یہ یقین حق تعالیٰ کے وجود کا یقین ہے۔ اس کے حضور و شہود کا یقین ہے، اس کے قرب و معیت و احاطہ کا یقین ہے۔ اس کے خالق و رب ہونے کا یقین ہے، اس کے مالک و رب ہونے کا یقین ہے، اس کے معبود و مالک ہونے کا یقین ہے اور اس کے بالعکس اپنے مخلوق و مربوب و مملوک و عبد ہونے کا یقین ہے۔ اس یقین کا کامل اظہار مسلم ایک کلمے کے ذریعے کرتا ہے جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ یہی کلمہ طیبہ ہے جس کی مثال قرآن کریم میں ایک پاک درخت سے دی گئی ہے جس کی جڑ مضبوط ہے جس کی شاخیں آسمان تک گئی ہیں اور حکم ایزدی سے ہر وقت پھل لاتا ہے اور میوہ دیتا ہے۔

الم تر کیف ضرب الله مثلا کلمة طیبة کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین باذن ربها ویضرب الله الامثال للناس لعلهم یتذکرون۔
(سورۂ ابراہیم آیت ۲۴ و ۲۵)

یہ کلمۂ طیبہ جس کی جڑ دل میں قائم اور مستحکم ہے اور اس کی شاخیں یعنی اعمال

آسمان پر چڑھتے رہتے ہیں اور ان کے پھل یعنی برکت ہر وقت حاصل ہوتی رہتی ہے۔ اس کلمے کی ضد کلمۂ کفر ہے جس کی مثال قرآن حکیم میں اس درخت خبیث سے دی گئی ہے جس کی نہ جڑ مستحکم، نہ شاخیں بلند۔ زمین کے اوپر ہی سے اکھیڑ کر پھینک دیا جائے۔ اس کو ذرا بھی قرار و ثبات نہیں۔

ومثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة اجتثت
من فوق الارض ما لها من قرار (ابراہیم آیت ۲۶)

کلمۂ طیبہ اسلام کا دعوتی کلمہ ہے جس میں توحید الوہیت اور رسالت محمدی کو پیش کیا جا رہا ہے جن کا جان کر اقرار کرنا ایمان کے لئے، قلب کے تزکیہ و تطہیر کے لئے ضروری ہے۔ غرض اصل یہ ہے، تمام انبیاء نے اسی توحید الوہیت کو پیش کیا ہے یہی ان کی بعثت و دعوت کا اصل مقصود تھا۔ تمام پیغمبروں کے پیغام کا یہی نچوڑ تھا۔

یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ (۷: ۵۹)
"اے قوم تم اللہ ہی کی عبادت کرو کہ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود اور رب نہیں۔"

الا تعبدوا الا ایاہ (۱۲: ۴۰)
یعنی اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

غرض توحید الوہیت پر سارے انبیاء اولین و آخرین کا اجماع ہے جو بھی رسول آیا وہ توحید کی دعوت لے کر آیا۔

وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیه
انه لا الٰه الا انا فاعبدون (پ ۱۷ ع ۲، ۲۱: ۲۵)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی مستحق عبادت ہے اسی کی عبادت کی جانی چاہیے۔ اسی سے فقر و ذلت کی نسبت جوڑنی چاہیے۔ (اقرار عبادت اللہ) ہی تمام پیغمبروں کے پیغام کا ماحصل ہے یعنی صرف اللہ ہی اللہ رہے۔ غیر اللہ بحیثیت الٰہ قلب سے فنا ہو جائے۔

دلی عاشق رندے گر ہست با معبود رست
جان طالب وصل گشت از روز نخست
آن کس کہ نجست وصل تو ہیچ نیافت
وان کس کہ ترا یافت دگر ہیچ نجست
(عطار)

قلب کی زمین میں وجود باری تعالیٰ کے یقین کی کھاد ڈال کر توحید الوہیت کا تخم لگایا جاتا ہے۔ اس تخم کی آبیاری ان اقوال و افعال سے کی جاتی ہے جس کو شریعت کی زبان میں عبادت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ عبادت لغت میں "غایت تذلل" سے یعنی حد درجے کی نیاز مندی و خاکساری سے، اور شرع میں مراد ہے ان اقوال و اعمال و احوال سے جن کا تعلق خاص طور پر حق تعالیٰ کی عظمت و جلالت سے ہو۔ چونکہ عبادت اسم جنس ہے۔ اس کی انواع بہت سی ہیں

(۱) عبادت اعتقادی: یہ اصل ہے سب انواع کی۔ اس کا دوسرا نام توحید الوہیت ہے۔ محاورۂ قرآن میں عبادت کے معنی اسی توحید کے ہیں یعنی اس امر کا اعتقاد رکھنا کہ اکیلا اللہ ہی الٰہ ہے یعنی معبود و رب واحد ہے وہی خالق ہے اور اسی کا امر ہے وہی مالک ہے، وہی حاکم، اسی کے اختیار میں نفع و ضرر ہے۔ وہی سب کچھ ہے۔ اسی طرح الوہیت کے دوسرے لوازم کا اعتقاد۔ لہٰذا دعا، نذر، استعانت، التجا، استغاثت، رجا، خوف سب اللہ ہی سے ہوں، غیر اللہ سے ہرگز نہ ہوں۔

(۲) عبادت لفظی: کلمۂ توحید کا زبان سے اقرار

(۳) عبادت بدنی: جیسے قیام و رکوع و سجود نماز میں۔

(۴) عبادت مرکب از مالی و بدنی: جیسے طواف، ذبح، نحر وغیرہ۔

(۵) عبادت مالی: حق تعالیٰ کے امتثال امر میں اور اس کی رضا کے حصول کے لئے انفاق مثلاً زکوٰۃ، صدقہ وغیرہ۔

(۶) ذکر الٰہی

(۷) فکر و مراقبہ

اسی طرح واجبات و مندوبات کی اقوال، اعمال، احوال و ابدان میں اصناف و انواع ہیں جو تمام کے تمام عبادت میں داخل ہیں۔ ان کا حصر یہاں ضروری نہیں۔ صرف امہات عبادت کی یہاں تصریح کی گئی۔ کلی طور پر یوں سمجھنا چاہیے کہ علیمی تعلق کے لئے مخلوق جو کام کرتی ہے وہ عبادت ہے اگر اس کی اجازت اللہ نے دی ہے (اذن به الله) تو وہ اللہ کی عبادت ہے اگر اس کی اجازت اللہ نے نہیں دی (ما لم یاذن به الله ۴۲: ۲۱) تو وہ غیر اللہ کی عبادت ہے شرک ہے ظلم عظیم ہے اسی لئے تو کہا گیا ہے کہ معرفت اللہ اصل عظیم ہے۔ سارے علم کی تفصیلات کو چھوڑ کر بھی اس معرفت کو حاصل کرنا ضروری ہے۔

جز معرفت اللہ ہیچ است ہمہ
بگذار ہمہ معرفتی حاصل کن

یہ علم مشکوٰۃ نبی ہی سے اخذ کیا جا سکتا ہے اس کو چھوڑ کر علم خود کو تابع ہونا گمراہی ہے۔ ... قلب کی زمین میں شجر خبیث کا بیج بوتا ہے جس کی نہ جڑ مستحکم ہوتی ہے نہ اس کی شاخیں بلند ہو سکتی ہیں۔ جو زمین کے اوپر ہی سے اکھیڑ کر پھینک دیا جا سکتا ہے۔

ما لها من قرار (۱۴: ۲۶)

قلب کی زمین میں "توحید الوہیت" کا تخم لگا کر "عبادت" کے ذریعے اس کی آبیاری کی جاتی ہے۔ شرک و نفاق کے خس و خاشاک کو کلمے کے "لا" نفی سے کھود کر پھینکا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ کو ہر آن یاد رکھنے سے، ان کے خیال یا ذکر سے، دوسرے الفاظ میں عبادت و معرفت سے اس شجر طیبہ کی جڑیں مضبوط ہوتی جاتی ہیں اور ہر آن حکم ایزدی سے اس کے پھل حاصل ہوتے جاتے ہیں۔

اسی لئے قرآن کریم میں ذکر کثیر کا حکم دیا گیا ہے۔

اذکروا الله ذکرا کثیرا (احزاب ع ۳۳)

(۲) نیز فاذکروا الله قیاما وقعودا وعلی جنوبکم (۴: ۱۰۳) نیز فاذکروا الله کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا (بقرہ ۲ ع ۲۵، ۲: ۲۰۰) — یعنی خدا کو اسی طرح یاد کرو جس طرح اپنے باپ کو یاد کرتے ہو بلکہ خدا کی یاد تو اس سے شدید تر ہونی چاہیے۔ سورۂ مزمل رکوع اول میں فرمایا: واذکر اسم ربک وتبتل الیه تبتیلا (۷۳: ۸) اپنے رب کے نام کا ذکر کرو اور اس کے ساتھ جٹ جاؤ جو جٹنے کا حق ہے۔ تبتل ہی حقیقت ذکر ترادگی گئی ہے جو یاد کرنے میں فنا ہو جاتا ہے۔ صوفیائے کرام کی اصطلاح میں یہ "ذکر کثیر" وہ ذکر کثیر ہے جو کسی حال میں فراموش نہ ہو (مجاہدہ) صوفیا کی اصطلاح میں یہ "ذکر دوام" ہے، یاد و انس ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں:

"اللہ نے اپنے بندوں پر کوئی عبادت ایسی فرض نہیں کی جس کی ایک حد معلوم و مقرر نہ کر دی ہو۔ پھر اہل عذر کو حالت عذر میں اس کو معاف نہ کر دیا ہو۔ لیکن ذکر ہی ایک ایسی عبادت ہے کہ اللہ نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور کسی کو اس سے معاف نہ فرمایا۔ الا مسلوب العقل کو اور ہر حال میں اپنے ذکر کا حکم دیا۔

قیاما وقعودا وعلی جنوبهم

یعنی کھڑے بیٹھے لیٹے یعنی شب و روز، خشکی و تری میں، سفر و حضر میں، غنیٰ و فقر میں، بیماری و صحت میں، ظاہر و پوشیدہ ہر حال میں خدا کی یاد اس کا ذکر ضروری قرار دیا گیا ہے (ابن عباس رضی اللہ عنہ) قرآن کریم میں ذکر کے متعلق مختلف مقامات پر جو ہدایتیں کی گئی ہیں، ان کا خلاصہ یوں پیش کیا جا سکتا ہے کہ — یہ ذکر محبت کے ساتھ ہو۔ اس کی عظمت و جلالت کے ساتھ ہو۔ اس کی تنزیہ و تقدیس کے دھیان کے ساتھ ہو۔ ادب ظاہری و باطنی کے ساتھ ہو۔ خشوع و خضوع کے ساتھ ہو، تبتل کے ساتھ ہو، یعنی ذکر میں فنا ہو کر ہو، کثرت یا دوام کے ساتھ ہو۔ یہ تضرع و خفیہ ہو، غفلت کے ساتھ نہ ہو۔ ذکر میں کوئی وسوسہ یا خیال نہ آئے کہ موجب ہلاکت ہو۔

تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام
(۵۵: ۷۸)

اسی طرح قرآن حکیم میں فکر فی الآفاق و فکر فی الانفس کا حکم دیا گیا ہے۔ تاکہ شجر توحید مستحکم ہو۔ اس بارے میں مشہور و معروف آیت سورہ حم سجدہ رکوع ۶ میں آئی ہے

سنریهم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسهم
حتی یتبین لهم انه الحق اولم
یکف بربک انه علی کل شیء
شهید الا انهم فی مریة من لقاء
ربهم الا انه بکل شیء محیط (۴۱: ۵۳-۵۴)

"عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق میں اور ان کے انفس میں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر منکشف ہو جائے کہ خدا ہی حق ہے۔ کیا تمہاری تسلی کو کافی نہیں کہ تمہارا خدا ہر چیز کا شاہد حال ہے۔ سنو جی! یہ لوگ تو رب کے ملنے ہی سے شک میں ہیں۔ سن رکھو کہ وہ ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔"

خدا کی نشانیاں آفاق میں بھی ہیں اور خود انسان کے نفس میں بھی۔ ان ہی نشانیوں پر فکر کرنے سے آدمی خدا کو پالے گا اور اس پر کھل جائے گا کہ خدا ہی حق ہے اور اس انکشاف کے باعث اس کو لقائے رب کی طرف سے کوئی شک نہ رہے گا۔ اور اس پر منکشف ہو جائے گا کہ حق تعالیٰ ہر چیز پر محیط ہے۔

فکر فی الآفاق کو اصطلاحاً تفکر کہتے ہیں اور فکر فی الانفس کو مراقبہ۔ اس فکر و مراقبہ سے توحید کامل ہوتی ہے اور یہ

ایمان کامل حاصل ہوتا ہے کہ خدا حق ہے اور اس کے سوا سب باطل اور جو شخص یہ سمجھ لے وہی ایمان کامل یا استقامت سے دائم حضور حاصل ہو جاتا ہے۔ حضور دائم حضور کی استقامت سے حاصل ہوتی ہے اس لئے کہا گیا ہے کہ "افضل الطاعات مراقبۃ الحق علی دوام الاوقات" یعنی بہترین اطاعت اور عبادت حق تعالیٰ کا ہر وقت دھیان رکھنا ہے۔ (رسالہ قشیری)

اسلام توحید کی زمین قلب انسانی ہے شک و انکار، کفر و شرک، بد اخلاقی کے خس و خاشاک سے اس کو یقین کی کدال سے کھود کر پاک و صاف کیا جاتا ہے اور شجر طیب توحید و ربوبیت کا تخم اس میں لگایا جاتا ہے اور ذکر و فکر سے اس کی آبیاری کی جاتی ہے۔ جب اس طریقے سے اس تخم کی پرورش کی جاتی ہے تو یہ ایک ایسا درخت بن جاتا ہے جس کی جڑیں مضبوط گڑ جاتی ہیں اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچتی ہیں اور ہر وقت اس میں پھل آنے لگتے ہیں۔ اب ہم ان پھلوں میں سے بعض کا بیان کریں گے۔

۱۔ حریت

علو و امتیاز انسان کی فطرت میں داخل ہے اس ہی کو ترجیح دینے کے لئے وہ ہر نفع و ضرر پہنچانے والی چیز کو اپنا [illegible] سمجھتا ہے۔ رفع احتیاج کے لئے ان سے [illegible] طلب کرتا ہے ان سے سوال و استمداد کی نسبت تعظیم کرتا ہے اپنے جہل و نادانی کی وجہ سے ان کو مستقل طور پر نافع و ضار خیال کرتا ہے۔ اور یہی وہم اس کو اپنے سے کمتر مخلوق کے آگے سجدہ ریز کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

جب توحید الوہیت کے شجر طیب نے زمین قلب میں اپنی جڑیں مضبوط کیں اور اپنی شاخیں بلند کیں تو پہلا ثمرہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ انسان کی گردن صرف ایک جبار و قہار وحدہ لا شریک و معبود کی ہستی کے آگے جھکنے لگتی ہے جس کے دست قدرت میں ساری کائنات کی باگ ہے یہی ہستی ہماری "الٰہ" ہے۔ ہماری خالق ہے، مالک ہے، ہماری رب ہے۔ معبود ہے، حاکم ہے۔ اس کے ہم مخلوق ہیں، مربوب ہیں، مملوک ہیں، محکوم ہیں، عبد ہیں، اسی کی ہم عبادت کرتے ہیں۔ اسی سے ہم محبت کرتے ہیں اور اسی سے تمام حاجات و مرادات میں بھیک مانگتے ہیں یہی ذات غنی ہے اور ہم سب اسی کے فقیر ہیں اسی کے فقیر ہو کر ہم سارے عالم سے غنی ہیں ع

گدائے کوئے تو [illegible]

اب غیر اللہ تعالیٰ کی غلامی سے کامل طور پر آزاد ہو جاتا ہے [illegible] عالم میں وہ کسی غیر سے نہیں ڈرتا۔

فلا تخافوھم وخافون ان کنتم مومنین (۳: ۱۷۵) [illegible] کامل ہو جاتا ہے وہ کسی سے امید و رجا رکھتا ہے نہ کسی سے بیم و خوف۔ الیس اللہ بکاف عبدہ (۳۹: ۳۶) اس کو ساری کائنات سے غنی کر دیتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی نافع ہے نہ ضار۔

ع

از خدا خواہم [illegible] خدا
[illegible]

۲۔ سکینت یا جمعیت قلب

حریت کا دوسرا نتیجہ سکینت یا جمعیت دل ہے جو [illegible] ہے [illegible] سکینت قلب ہے جمعیت کا [illegible] جمعیت [illegible] اسباب [illegible] کی خبر حق تعالیٰ نے دی ہے۔

[illegible] (۱۳: ۲۸)

"تم شاید خیال کرتے ہو کہ [illegible] مگر [illegible] وہ سکینت جمعیت قلب نہیں ہے [illegible] حاصل ہوتی ہے جب قلب کا [illegible] قبلہ [illegible] پیدا ہوتی ہے جو حق سے [illegible] حاصل ہو جانے کی وجہ سے خلق سے بے نیازی کا نتیجہ ہے۔ ایسی حالت میں انسان بقول بو علی سینا [illegible] (اشارات) [illegible] الحق [illegible] یعنی اس کی [illegible] کا [illegible] اس کا دل دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں سے [illegible] احوال و مشاہدات سے یک سو بے نیاز [illegible] کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور "تبتل الیہ تبتیلا" (۷۳: ۸) کا مصداق [illegible]

۳۔ جذبۂ عمل

غیر اللہ کی عبادت و عبودیت کا جو جوا گردن سے نکل گیا، حریت یا آزادی اور سکینت و طمانیت القلب [illegible] جذبہ قلب میں پیدا ہو گیا۔ خوف غیر اللہ کا بھاری پتھر جب اس کے سینے سے اٹھ گیا اور انسان اپنے حقیقی مولا کے آگے جھک گیا اور اس سے مانوس ہو گیا تو وہ اپنے مولا کو رحیم و حکیم اور ودود و کریم پاتا ہے اور اس کو اپنے ہر امر میں [illegible] سمجھنے لگتا ہے اور ان کے ہر فعل کو [illegible] دیکھتا ہے۔ اسی کے حکم کے مطابق ان کو اپنے کاموں میں وکیل بنا لیتا ہے۔

فاتخذہ وکیلا (۷۳: ۹) اس کا فرمان ہے "کفی باللہ وکیلا" (۳۳: ۳) پھر کہ وہ آزادی و اطمینان کے ساتھ مصروف عمل ہو جاتا ہے عمل کا لا انتہا جذبہ اس کے قلب میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی زندگی سراپا حرکت و عمل بن جاتی ہے۔ تنگی و ترشی سے وہ نہیں گھبراتا۔ دنیا کے عمل [illegible] میں [illegible] عالم [illegible] کی طرح کائنات کی تسخیر کے لئے قدم اٹھاتا ہے۔ کامیابی ہر قدم پر اس کے [illegible] ہے اور سخر لکم ما فی السموٰت وما فی الارض (۴۵: ۱۳) کی بشارت اس کے لئے [illegible] کا کام کرتی ہے۔ [illegible] الحق کا داعیہ حرکت و عمل کی عجیب روح اس کے اندر پھونک دیتا ہے۔ خود غرضی، انانیت، نفسانیت، حرص و تمنا سے اس کا قلب [illegible] "انتہا [illegible]" الاعلیٰ (۵۳: ۴۲) کو ہر آن پیش نظر رکھ کر اس کا ہر قدم [illegible] کی طرف بڑھتا رہتا ہے اور اسی جذبے کے تحت وہ دنیا کو جنت کا [illegible] بنا دیتا ہے [illegible] آزادی، وحدت و مساوات

اسی طرح محبت [illegible] کا [illegible] ہوتا ہے۔

اسی جذبے [illegible] استقلال [illegible] آفات و بلیات کے نزول پر وہ خوش ہوتا ہے ع

[illegible]

[illegible] پیدا کر سکیں۔ [illegible] افضل الایمان الصبر والسماحۃ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اللہ یحب الصابرین

ایسا مجاہد اس تاریک دنیا میں نور کی ایک شعاع ہوتا ہے۔ جہاں وہ جاتا ہے تاریکیاں غائب ہو جاتی ہیں۔ وہ [illegible] راحت و سکون قلب کا ایک روشن مینار ہوتا ہے اس کی صحبت ٹوٹے ہوئے دلوں کو سکینت بخشتی ہے لوگوں کو اس سے [illegible] آتی ہے وہ دنیا کے لئے رحمت ہوتا ہے۔

۴۔ توحید کے ثمرات معاشرے کے لئے

توحید کے یہ ثمرات تو فرد کے لئے ہیں، اب معاشرے کے لئے جو برکات حاصل ہوتی ہیں ان پر غور کرو۔

توحید یا ایمان باللہ کا لازمی نتیجہ تعلق باللہ ہے [illegible] اس لئے کہ وہ اللہ کی مخلوق ہے اس [illegible] کی توجیہ یہ کی جا سکتی ہے۔

توحید الوہیت کی تحصیل ہی سے [illegible] حق تعالیٰ [illegible] تمام مرادوں اور حاجتوں کو انہی کے سامنے پیش کرتا ہے وہی اس کی امید و رجا کا ملجا و ماویٰ بن جاتے ہیں ان ہی سے وہ محبت کرنے لگتا ہے۔ اسی لئے قرآن حکیم نے مومن کو حق تعالیٰ سے شدید محبت کرنے والا قرار دیا ہے:

والذین آمنوا اشد حبا للہ (۲: ۱۶۵)

محب کے دل میں محبوب کی محبت کے سوا دنیا و آخرت کی محبت باقی نہیں رہتی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک دل میں دو محبتیں جمع ہوں ع

یک خانہ و دو مہماں نگنجد

البتہ وہ وسائل وصول محبوب کو ضرور دوست رکھتا ہے یہی مفہوم ہے اس حکم کا:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (۳: ۳۱) اس لئے جب خدا کی اطاعت حب رسول ہوا ہر اس شی کی محبت ہے جو اللہ و رسول کی طرف منسوب ہو دیکھو مجنوں نے کیا کہا تھا ؎

اذل لآل لیلیٰ فی ھواھا
واحتمل [illegible]

"لیلیٰ کی محبت میں لیلیٰ کے دوست و احباب کے ساتھ نرمی و عاجزی سے پیش آتا ہوں۔ اور [illegible] برداشت کرتا ہوں۔"

محبت جب قوی ہو جاتی ہے تو محبوب سے تجاوز کر کے ہر اس شی سے متعلق ہو جاتی ہے جو مطلوب محبوب ہے۔

محکمہ اوقاف مغربی پاکستان

درخواستیں مطلوب ہیں

محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مساجد میں وقتاً فوقتاً خالی ہونے والی خطباء اور ائمہ کی اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

(الف) خطباء کے لئے شرح مشاہرہ : (درجہ اول) ۲۵۰ — ۱۵ — ۴۰۰
(درجہ دوم) ۱۵۰ — ۱۰ — ۲۵۰
(درجہ سوم) ۱۰۰ — ۵ — ۱۵۰

اہلیت : لازمی - (۱) مولوی عالم تک یا میٹرک تک تعلیم اور عربی زبان میں دسترس — یا
(۲) جامعہ اسلامیہ بہاولپور سے تخصص فی الدعوۃ والارشاد — یا
تخصص فی الفقہ والقانون کی ڈگری — یا
(۳) کسی مستند دارالعلوم سے درس نظامی کی تکمیل کی سند
(۴) تفسیر و حدیث میں مہارت
(۵) خطابت اور فن تقریر میں مہارت
(۶) معیاری جسمانی اور دماغی صحت
(۷) فرقہ پرستی سے قطعی لاتعلقی
(۸) عمر ۳۰ سے ۴۵ سال کے درمیان

مندرجہ ذیل زائد اہلیت کے حامل امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔

(۱) حفظ قرآن (۲) قراءت میں مہارت (۳) زیادہ دنیاوی تعلیم
(۴) اعلیٰ درجے کی واقفیت عامہ (۵) مذہبی اور سماجی موضوعات پر تصنیف کی اہلیت
(۶) شادی شدہ ہونا

(ب) ائمہ کے لئے شرح مشاہرہ ایک صد روپے ماہوار (جو جامعہ اسلامیہ بہاولپور سے تین ماہ کے امامت کورس میں ٹریننگ کے بعد واجب الادا ہوگا)

اہلیت - لازمی (۱) کسی مستند دارالعلوم سے درس نظامی کی سند یا فاضل عربی کی سند۔
(۲) پرائمری پاس کی سند (۳) عمدہ جسمانی اور دماغی صحت (۴) فرقہ پرستی سے قطعی لاتعلقی
(۵) عمر ۲۵ سے ۴۵ سال کے درمیان ——— مندرجہ ذیل اہلیت کے حامل امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی
(۱) حفظ قرآن (۲) قراءت میں مہارت (۳) جامعہ اسلامیہ بہاولپور سے شہادت عالیہ کی سند
(۴) خطیب کی عدم موجودگی میں خطبہ دینے کی اہلیت

درخواست دہندگان ایک انتخابی بورڈ کے سامنے پیش ہوں گے اور کامیاب امیدواروں کی درجہ بندی کے بعد ان کے اسماء ایک فہرست انتظار میں درج کئے جائیں گے تاکہ حسب ضرورت انہیں ملازمت دی جا سکے ——— درخواستیں مع اسنادات (اصل یا مصدقہ) ۳۰ رجون ۱۹۶۸ء تک زیر دستخطی کے پتہ پر ارسال کریں (نوٹ) جو اصحاب اس سے قبل درخواستیں دے چکے ہیں اور ان کے انٹرویو بھی ہو چکے ہیں وہ دوبارہ درخواستیں نہ دیں۔

(محمد مسعود) سی ایس پی

ناظم اعلیٰ، اوقاف مغربی پاکستان (شعبہ مساجد) بادشاہی مسجد - لاہور۔

۱۲۳ (ل) ۱۳۹۶

عدم بالنسبۃ الی محبوب بے مشرک فی الحب نہیں۔ اگر کوئی شخص کسی محبوب کے پیغام پر پیاس کے پیغام کو دوست رکھتا ہے اس لئے کہ وہ اس کا پیغام بر اور اس کا پیغام ہے۔ تو اس کا محبت متجاوز الی غیر المحبوب نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے کمال محبت پر دلیل ہے۔ اسی لئے جب کسی کے دل پر اللہ کی محبت غالب آجاتی ہے تو وہ ساری خلق اللہ کو دوست رکھتا ہے اس لئے کہ وہ اللہ کی مخلوق ہے اسی وجہ سے حضور اکرم کا ارشاد ہے کہ الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ

ساری مخلوق عیال اللہ ہے اور اللہ سب سے زیادہ محبت اس سے کرتا ہے جو اللہ کی مخلوق سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ (بیہقی کتاب الایمان)

ایک اور وقت آپ نے فرمایا کونوا عباد اللہ اخوانا۔ اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔ (بخاری) اور اس خدا کی جو ہر شے کا رب ہے قسم کھا کر فرمایا کہ "العباد کلہم اخوۃ" انسان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ (اخرجہ احمد ابو داؤد) مطلب کہنا یہ کہ اصل مقصود یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کرنے اسی طرح کا حق ترک نہ کیا جائے۔ دکتور الحقائق حقیقی زندگی تو محبت و اتفاق اور اتحاد ہے خدا کی محبت کا لازمی نتیجہ اس کی مخلوق سے محبت ہے اسی لئے عقیدہ توحید اقوام عالم کے درمیان محبت و اتحاد کی ایک کڑی ہے ایمان باللہ تو اس وقت کامل ہوتا ہے جب ہم اپنے بھائی کے لئے بھی اسی چیز کی خواہش کریں جس کو ہم اپنے لئے کرتے ہیں۔

گریم کر ناز و لست لبسیار کنی
فرزانہ دہر بے شمار کنی
تا دل ز کین و غصہ و کینہ نہ تہی
صد مسلم مگر بر سر کسے شمار کنی

قلب انسانی کو جسے تہذیب اسلامی کی زمین قرار دیا ہے اس کے ایک منادی کی ضرورت ہے اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ وہ ایمان لے آئے۔

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا (۳ : ۱۹۳)

منادی محمد رسول اللہ ہیں ایمان وہ قوت ایقانیہ و قوت اذعانیہ ہے جو ہمارے باطن میں ودیعت کی گئی ہے۔ رب منادی ہمارا معبود و خالق و مالک ہے جو ہم پر سب سے زیادہ مہربان ہے۔ ایمان یہ ہے کہ منادی نے جو کچھ پہنچایا ہے اس پر ایقان و اذعان رکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ اس قرارداد ایمان و اذعان سے ہمیں کیا حاصل ہوا؟ رب منادی کی محبت، اطاعت، حریت، سکینت، اتحاد انسانی، مساوات، عمل و فلاح دنیوی و اخروی۔

یہ ہے اسلامی تہذیب کا مفہوم میری نظر میں۔ یہ ہے شجرہ طیبہ کا جس کی جڑیں زمین میں مضبوطی کے ساتھ پیوست ہیں اور جس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہیں جو ہر وقت اذن رب سے پھل لاتا ہے اور ایسے ہر وقت سے وہ شاخ کو مستفید ہونے کا موقع دیتا ہے۔

★

حالات و اطلاعات

ہمارے قومی امراض اور اُن کا علاج

> رپورٹ: گزشتہ دنوں کالج کیمپس وڈ جھنگ صدر میں ایک دینی و علمی مجلس کا انعقاد ہوا۔ جس میں طلباء کی تربیت کے سلسلہ میں اور اس پر اسلامی پہلو اور اسلامی عنوان کے پیش نظر مجلس منعقد کی گئی۔ اس مجلس میں کالج کے پرنسپل صاحب اور دیگر احباب اور دیگر احباب مختلف عنوان سے خطاب کرتے رہیں۔ دوران مجلس ۱۹۸۸ء انوار کی مجلس شعبہ علوم اسلامی کے ناظم مولانا عبدالرشید حنیف صاحب نے تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان پر خطاب کیا جسے ہم یہاں اس مضمون کی صورت میں شائع کر رہے ہیں امید ہے کہ قارئین اس سے استفادہ حاصل کریں گے۔
>
> سید اقبال شاہ خطیب و طالب علم صاحب

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا۔ الآیۃ

محترم طلبہ! السلام علیکم!

مجلس کی آج کی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے پرنسپل صاحب اور عزیز طلبہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس پرفتن دور میں دین کی خاطر اپنا قیمتی وقت نکال کر اس پر مطر ایسی مجلس کا اہتمام کیا۔

حضرات!

اس دور جدید اور مشینی و صنعتی دور نے بنی نوع انسان کے لئے ہر قسم کی آسائش کا ہر طرح سے اہتمام کیا ہے۔ اور سائنس کی ایجادات نے حتی الامکان اس امر کی جستجو کی ہے کہ انسان کو کسی قسم کی گزند اور تکلیف نہ پہنچے۔

کہیں مصنوعی ہوا، اور کہیں پھلوں کو بے موسم پیش کرنا اور کہیں اعلیٰ ترین کھانے کو دیا ہے۔ بلکہ یوں کہنا بجا ہوگا کہ انسانی ضروریات زندگی کے لئے ہر چیز ہر گھر میں انجام ہو گئی۔

علاج: ادویات ہر طرح کی وقتی فائدہ کے لئے ادویات کا عام کر دیا۔ گولیاں، سفوف اور انجکشن کی صورت میں۔

رہائش: ہر تعمیر میں آرام اور آسائش کی خاطر جدید کوشش پیدا کی گئی ہیں۔ ان عمارتوں میں مشاغل اور زمانہ کے دلکش مناظر۔

تجارت: تجارت میں ہر قسم کی سہولتیں، اشیاء کی ترسیل کے لئے پارسل، ٹیلیفون، ٹیلیگرام، وائرلیس، ہوائی جہاز کے ذرائع موجود ہیں۔ ایک دن کا کام منٹوں میں گھر بیٹھے ہو جاتا ہے۔

آمد و رفت: سائیکل سے ہوائی جہاز تک آمد و رفت کے وسائل اور ذرائع موجود ہیں۔

زراعت: نئی تحقیقات نے ہمیں اشیاء خوردنی کی بیشمار قسمیں ظاہر کر کے دکھا دی ہیں۔ گندم کی اقسام، مکئی، دو جوار۔ روئی اور کماد وغیرہ

تفریح طبع: سینما، کلب، تھیٹر، ریڈیو، ناول، ٹیلیویژن، ٹیلی فون گانے۔ مذکورہ آسائش کے علاوہ یہ ہے ہماری اصل زندگی کی روح جس پر ہماری تمام تجارت، زراعت، مزدوری ہم صبح و شام اس کی فکر کرتے ہیں لیکن سکون میسر نہیں۔

اخبارات: جب ہم اخبار کو ہاتھ میں لیتے ہیں تو پہلی نگاہ سے ہم اغوا، قتل، ڈاکہ زنی، سٹہ بازی، ڈکیتی، چوری، فاکہ زنی، فراڈ بازی، فحش تصاویر کا استقبال کرتے ہیں۔ یہ ہے یہ ہے ہمارے اخبارات کا منظر۔

اشیاء میں ملاوٹ، خواہ خوردنی ہو یا غیر خوردنی انسان کے ساتھ کسی قسم کا اچھا سلوک نہیں ہے۔

ان آسائش اور سہولتوں پر ہمیں جہاں فخر اور ناز ہے وہاں ہمیں انتہائی افسوس، دکھ، پریشانی، تشویش اور تاسف و حزن ہے۔ کہ ہم نے جس کام کو کرنا تھا اس سے بے رخی اختیار کر لی اور چشم پوشی کی اپنا ایمان اور عقائد بنا لیا۔ آیئے ہم اپنی فلاح، بھلائی اور اخروی کامرانی کا سبیل صادق تلاش کریں۔

سبیل نجات

خالق رب السمٰوٰت والارض نے ہمیں قرآن کے ذریعہ بتلا دیا کہ ساری اشیاء کو مالک اور خالق اور وسائل کو میں پیدا کرتا ہوں اور میں ہی بگڑی ہوئی اشیاء سدھارتا ہوں۔ تو اس کے پیش نظر تمہارا نجات دہندہ صاحب شریعت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں پنہاں ہے۔

۱۔ تجارت میں آپ کا ارشاد، تاجر جھوٹ نہ بولے۔ دھوکہ نہ دے بلکہ فرمایا من غشنا فلیس منا۔ جو ہم سے دھوکہ کرے وہ ہم سے نہیں۔ دیانتداری کو شعار بنائے۔ صدقہ و خیرات کرے۔

۲۔ رہائش: جس مکان میں گزر ہو سکے بشرطیکہ انسانی حقوق کو متعلقہ ادا ہو۔ اور خداوندی فرائض ادا کرتا رہے بہتر ہے۔

۳۔ زراعت میں حقیقت اصول مقرر کئے ہیں۔ زمیندار کو اب حقیقت کا کام کرنا چاہیئے۔ صحابہ کرام اور خود تجارت کرتے تھے۔ ان کی پیداوار کا مرکزی مصرف ان کے نسب، تقویٰ و دینداری اور پابندی پر تھا۔ جیسا کہ ایک حدیث میں واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

ایک شخص نے زمین خریدی جب اس میں ہل چلایا تو اس میں ایک مٹکا جا ہوا سونے والا سے بھرپور تھا۔ اس نے فروخت کرنے والے زمین سے کہا کہ آپ یہ مٹکا واپس لے لیں۔ کیونکہ یہ آپ کا ہے۔ اس پر دونوں کا تنازع ہوا آخر قاضی وقت نے ان دونوں کی اولاد پر تقسیم کیا۔ یہ سب کچھ ان کی دیانت پر تھا۔

اسلامی تفریح طبع

فواحش اور منکرات۔ اور حرام اشیاء میں اسلام نے تفریح کی کوئی شق نہیں رکھی۔

اسلام نے اسلامی احکام و فرائض کی ادائیگی اور انسانی ہمدردی میں رکھی ہے اور حکم دیا۔ تعاونوا علی البر والتقویٰ۔ فرائض کی ادائیگی اور کثرت نوافل انسان کی تفریح قرار دی جا چکی ہے۔ اور اسی میں سکون ہے۔

نگاہ، زبان، دل

قرآنی ارشاد: ان السمع والبصر والفؤاد (الآیۃ)

کان، آنکھ، دل ان کی عنداللہ مسئولیت ہوگی کہ آپ نے کان کو کس طرح پر استعمال کیا، کن کن فواحش اور منکرات کو سنتے رہے اور کن غلط اشخاص کو نگاہ سے دیکھ کر اس کا دماغ نہ کیا۔ اور دل پر کن وساوس اور افکار باطل کو جگہ دیتے رہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبوی تعلیم میں کان، آنکھ، دل آزاد نہیں ہیں بلکہ وہ پابند ہیں کہ آنکھ آئینہ اسلام ہے، کان اسلام سنے، دل اسلامی آئین کی فکر میں مگن ہو۔ لہٰذا فحش ناول پڑھنا اور فحش گانے اور اشعار سننا، اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہیں۔

سکون قلب

ان ایجادات میں اختلافات، افتراق، انتشار لا پرواہی ضرور پیدا ہوتی ہے لیکن سکون نہیں ہے۔ اگر کسی نے سفر کرنا ہوتا تو وہ پہلے چھ دن پروگرام بناتا۔ بعد پورے محلہ میں اطلاع دے کر جاتا۔ اب وہ صورت حال مفقود ہے بلکہ اب اطلاع نہ دینا فخر تصور کیا جاتا ہے مرد تو کیا عورت اس معاملہ میں ماہر ہے وہ تو اب فیشن شو کے لئے بیرونی ممالک میں جا کر وہ راحت کی کیفیت مخفی ہے (یا حسرتا)

سکون قلب قرآنی تعلیمات میں ہے۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ ذکر الٰہی سے قلوب کو سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اور ساتھ اعلان کر دیا ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر۔

قرآن کو ہم نے آسان کر دیا ہے جو چاہے اس کی تعلیمات سے محظوظ ہو سکتا ہے جس طرح چینی جو بھی کھائے گا اس کو مٹھاس معلوم ہوگی۔ قرآن کو جو بھی صدق دل و ایمان سے پڑھے گا اسے سکون ہوگا۔ (باقی صـ ۱۱ پر)

درخواست کروں گا کہ وہ ہمیں اس وادی پُر خار سے جو بے ضبط کی طرح ایک جنبش قلم کے لئے موت کی نیند سُلا دے تو کون ہے یا نس اور نہ بجے بانسری، اگر ان سوالات کا جواب اس بات میں ہے تو خدارا پھر پہلے پائمال باغ کی خبر لیجئے۔ کہ یہ جو جائز اور بنیادی مطالبات ہیں جنہیں فوراً منظور کیجئے تاکہ ہماری مُردہ جانوں میں جان آ جائے۔ اور صحافت کا یہ خطہ اس بات کا احساس کرنے لگے کہ باغ کا مالی کو چشم نہیں بلکہ وہ ایک معیار رکھتا ہے اور مہربان ہے۔ اسے اپنے چمن کے سب غنچے پیارے ہیں اور وہ اپنے چمن کے ایک ایک پودے کی دیکھ بھال کر رہا ہو اور باغبانی کا پورا پورا حق ادا کر رہا ہے۔

جناب والا! مغموم اور رنجور ہونے کے سبب میں نے آپ سے بڑی تلخ باتیں کی ہیں مگر آپ کو میں یقین دلاتا ہوں کہ میری ان باتوں میں خلوص ہے، اپنی تلخ سہی اور غم پر ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ پر ان باتوں کا خوشگوار اثر ہوگا۔

آخر میں میں آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہماری دعوت کو قبول فرما کر ہماری کڑوی کسیلی باتیں سننے کا موقع بخشا۔ اور اپنی میٹھی باتیں سنانے کا موقع عطا کیا۔

اے ۔ کے رحمانی صدر کونسل آف ایڈیٹرز

ملتان ریجن، ملتان

علاقائی صحافت کو کبھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا

مسٹر اشتیاق حسین اظہر ڈائرکٹر اطلاعات کا خطاب

اگر علاقائی صحافت اپنا کردار ادا نہ کرتی تو علاقائی مسائل کبھی حل نہ ہوتے۔ علاقائی صحافت کی اہمیت کا اعتراف ہر ایک کو ہے جہاں تک حکومت کا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ علاقائی صحافت سے ہمدردی رکھتی ہے۔ اور وہ علاقائی صحافت کو ترقی پذیر دیکھنے کی خواہش مند ہے یہ ہیں وہ الفاظ جو سید اشتیاق حسین اظہر نے کونسل آف ایڈیٹرز ملتان ریجن کی طرف سے ترتیب دئے گئے عصرانہ میں سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہے۔

آپ نے قومی پریس کی ترقی کی وجہ محکمہ اطلاعات کی جانبداری نہیں محکمہ اطلاعات نے علاقائی صحافت کو وہی اہمیت دی ہے جو قومی صحافت کو حاصل ہے، البتہ قومی صحافت کے وسائل اچھے ہیں اور یہ وسائل علاقائی صحافت کو میسر نہیں۔ چونکہ بعض مقامات پر تو چھاپے خانے بھی نہیں ہیں اور اخبارات کے لئے دوسرے شہروں میں اخبارات چھپوانے پر مجبور ہیں۔ آپ نے کہا کہ علاقائی صحافت کے راستے سے بہت سی دشواریاں ختم ہو گئی ہیں، بعض دوسری دشواریاں بھی آہستہ آہستہ ختم ہو جائیں گی۔

رحمانی صاحب کے پاکیزہ خیالات دکھ بھرے ہیں اور اس میں تاسف کا پہلو زیادہ ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کی نظروں میں علاقائی صحافت کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اس علاقائی صحافت کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہتی ہے۔

مسائل اور روزی کی نوکری

آپ کے مسائل بھی روزی کی نوکری کی تدریج میں ہوتے

جہاں تک آپ کی طرف سے اشتہارات کا مطالبہ ہے اب علاقائی اخبارات کو اشتہارات کا (SPACE) زیادہ سے زیادہ دیا جا رہا ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ اخبارات کو اشتہارات کا اور کوٹہ ملتا رہے۔

اس کے ساتھ ہی علاقائی صحافت کے وفود بھی ملک کے اندر اور باہر دورے کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں علاقائی صحافت کے نمائندے مشرقی پاکستان کا دورہ کر چکے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ جہاں تک علاقائی دوروں کا تعلق ہے ان کا ہم خود بھی انتظام کر سکتے ہیں۔ البتہ جہاں صوبے یا پورے ملک کے دوروں کا تعلق ہے اس کے اختیارات اعلیٰ حکام کو حاصل ہیں۔ اور وہ اپنی صوابدید سے کام لیتی ہے۔

پریس کانفرنسوں میں اب علاقائی اخبارات کے نمائندوں کو بھی مدعو کیا جاتا ہے اور اس میں کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔ اس وقت نیشنل پریس کے نمائندے اور علاقائی صحافت کے نمائندوں کو پریس کانفرنس میں شرکت کا استحقاق برابر حاصل ہے!

اوٹ آف بیورو سے استثنیٰ؟

اوٹ آف بیورو سرٹیفکیٹ کے بارے میں ریجنل ڈائریکٹر ملتان نے بتایا کہ ہفت روزہ مطبوعات کو اس سے مستثنیٰ کرنے کے مطالبہ پر غور کر رہا ہے۔ ویسے بھی اے بی سی شعبہ ہی سرکولیشن کا سرٹیفکیٹ دیتا ہے جب کہ ہفت روزہ اخبارات کا سرکولیشن سالانہ کے حساب پر مبنی ہے۔

میں ایک مرتبہ پھر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ علاقائی صحافت کو ترقی دینے کے سلسلے میں حکومت پوری طرح دلچسپی لے رہی ہے۔ آپ نے کونسل آف ایڈیٹرز ملتان ریجن کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے علاقائی صحافت کے نمائندوں سے ملنے کے لئے یہ موقع فراہم کیا!

خط و کتابت

کرتے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیجئے۔ نیز اپنا نام۔ مقام۔ ڈاک خانہ۔ ضلع صاف اور خوشخط تحریر فرمائیے۔

(منیجر)

بقیہ — اسلام کا فلسفۂ جنگ

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس حکمت عملی سے کام نہ لیتے تو آپ کو مسلسل ... مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا۔

[illegible]

پاکستان کی بین الاقوامی اہمیت

[illegible]

(الحدیث)

[illegible]

(الحدیث)

[illegible]

پیشگی اطلاع کر دی تھی — [illegible] نظام ... ہو جائے گا۔

(مسند امام احمد، مشکوٰۃ کتاب الفتن)

[illegible]

ہم دنیا کی آخری اور بہترین قوم ہیں ... (مشکوٰۃ ۵۱۴)

پاکستان کو ایک مستحکم ... [illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

[illegible] (... کی کنجیاں دی گئی ہیں)

آج ہم ان کنجیوں کو سنبھالتے ہیں۔ دنیا کے نقشے کو سامنے رکھیں تو یہ کنجیاں باب المندب (عدن) سویز، ... جبل الطارق، درۂ دانیال، آبنائے باسفورس، سنگاپور، پانامہ ... [illegible]

ہم اسلام کے آخری دور کے نقیب ہیں ... [illegible]

اس امت کے آخری دور میں ایسے کار خیر افراد پیدا ہوں گے جن کا ثواب اول کے اصحاب کے برابر ہوگا وہ ہر بھلائی کو قائم کریں گے اور ہر برائی کو روک دیں گے۔

ہمیں اس فرض کو ادا کرنا ہے — آئیے اپنے منصب کو پہچانیں اور میدان عمل میں نکل آئیں — سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔

قادیانیوں کو زرمبادلہ ...... بقیہ صفحہ

اشاعت کر رہی ہے۔ احمدیوں کی انجمنیں کتابوں اور دیگر مواد کے ذریعے اپنے مخصوص قسم کے اسلام کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ اس بات کا بھی کوئی جواب نہ دیا گیا۔ [illegible]

[illegible] ایسا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بیگم حبیب اللہ نے دریافت کیا کہ زرمبادلہ کس طرح صرف کیا جاتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] مستقبل پر نظر رکھے۔

بقیہ — ہمارے قومی امراض

عبادت، تلاوت قرآن، نوافل، معاملات میں اچھا برتاؤ سب اسی میں شامل ہیں۔

اس سلسلے میں [illegible] اس کے الفاظ یہ ہیں:

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفس عن مؤمن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیامۃ، ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ، ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ، واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ، ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ، وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم الا نزلت علیہم السکینۃ وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ، ومن بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ۔ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ج ۱)

1. جو شخص مومن کی دنیاوی بے چینی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی بے چینیاں دور کر دیتے ہیں۔
2. جو شخص مسلمان بھائی کے عیوب پر پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت کے عیوب پر پردہ پوشی کریں گے۔
3. جو شخص اپنے بھائی کا تعاون کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا تعاون کرتے ہیں۔
4. جو شخص رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔
5. جب کوئی قوم مجلس ذکر منعقد کرتی ہے (مساجد وغیرہ میں) تب تک یہ محفل مبارک قائم رہتی ہے ان پر ربانی سکینت کا نزول اور [illegible] رحمت [illegible] ملائکہ [illegible] ڈھانپ لیتے ہیں۔
6. اللہ تعالیٰ ملاء اعلیٰ کی مقدس جماعت میں ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔
7. [illegible] عمل صالح اس کے ساتھ نہ ہو۔

[illegible] آیت کا ترجمہ [illegible]

جو چیز تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیں [illegible] خندہ پیشانی سے عملاً قبول کرو، اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ [illegible]

اللھم وفقنا لما تحب وترضیٰ

والسلام

آپ کا عبدالرشید حنیف [illegible]

حسن آباد، جھنگ صدر

طبّی مشاورتی بورڈ

زیر نگرانی

اشرف لیبارٹریز - لائل پور

جو تحفظ طب اسلامی کے فروغ کا بہترین ذریعہ اور پیچیدہ و مزمن امراض میں مبتلا مریضوں کیلئے حصول شفا کا کامیاب وسیلہ ثابت ہو رہا ہے بورڈ میں برصغیر پاک و ہند کے جمہور دخلاص ممتاز اطبا تشریف لاتے ہیں

طبی مشاورتی بورڈ کا ماہانہ اجلاس ۳۰ جون و یکم جولائی ۶۸ء کو اور جزوی اجلاس ۹، ۱۰، ۱۶، ۱۷، ۲۳، ۲۴ جون ۶۸ء کو ہوگا

ضرورت مند اصحاب بالخصوص ذیابیطس، سل و دق، ہائی بلڈ پریشر، تبخیر معدہ، بواسیر، پرانا بخار، دمہ، پرانی کھانسی، جنون، مالیخولیا، مرگی، امراض قلب، ضعف اعصاب، اور جنسی امراض میں مبتلا حضرات اس اجتماعی تشخیص و تجویز سے فائدہ اٹھائیں

معائنہ بلا فیس ہوگا

طبی مشاورتی بورڈ کے مکمل ماہانہ اور جزوی ہفتہ وار دونوں اجلاس سے استفادہ فرمانے والے حضرات اگر بذریعہ خط یا فون براہ راست ملاقات سے معائنے کا وقت متعین کر لیں تو [illegible] کیلئے سہولت کا ذریعہ ہوگا۔ جو حضرات خود تشریف نہ لا سکیں وہ سوالنامہ طلب فرمائیں۔

مطب اشرف جناح کالونی نزد جامع مسجد لائلپور فون ۳۰۷۱ / ۳۰۲۱

اسلامی قانون کی تدوین

مصنفہ امین احسن اصلاحی

اگر آپ اس اہم ترین عنوان کے ہر پہلو پر ماہرانہ بصیرت افروز بحث کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم مشورہ دیں گے کہ — اسلامی قانون کے ماہر اور قرآنی علوم کے فن میں ماہر مولانا امین احسن اصلاحی کی تازہ ترین تالیف اسلامی قانون کی تدوین کا مطالعہ فرمائیں۔

قیمت اعلیٰ قسم تین روپے۔ قسم دوم دو روپے

مکتبہ المنبر پوسٹ بکس ۱۰۱ لائلپور

حیات امام احمد بن حنبل

رحمۃ اللہ علیہ

حیات امام احمد بن حنبل کے حالات و سوانح پر ایک جامع کتاب ہے امام صاحب کے زمانہ، ان کے علم اور فقہ اسلامی میں حنبلی فقہ کی امتیازی حیثیت کے مفصل تذکرہ کا شاندار مجموعہ ہے

تالیف محمد ابوزہرہ - ترجمہ سید رئیس احمد جعفری۔

قیمت مجلد مع گرد پوش - دس روپے

مکتبہ المنبر پوسٹ بکس نمبر ۱۰۱ - لائلپور

تسکین

امراض گرما میں پیدا ہونے والے ہر قسم کے لیے معقول اور موثر ٹکیاں

جو پیاس کی زیادتی دل کی دھڑکن، بخار کی شدید حرارت اور کرب بے چینی کو زائل کرنے میں مفید اور موثر ہیں

اشرف لیبارٹریز

جناح کالونی لائلپور

(عبدالرحیم اشرف ایڈیٹر پبلشر نے پاکستان الیکٹرک پریس [illegible] سے چھپوا کر دفتر المنبر جناح کالونی لائلپور سے شائع کیا)